مضمون: سیرت النبیؐ

اشارات:

• سیرت النبیؐ قرآن کی نظر میں • حضورؐ کی زندگی • آپؐ کی تعلیمات

محمدؐ ہمارے آخری نبی ہیں۔آپؐ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ حضرت محمدؐ کی زندگی ہم سب کے لیے نمونہ ہے۔آپؐ کی سیرت قرآن کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔آپؐ کی سیرت سے ہمیں اس عمل کا پتا چلتا ہے جس کی قرآن ہمیں تعلیم دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

"اے محمدؐ! آپؐ اخلاق میں سب سے اونچے درجے پر ہیں۔"

حضرت خدیجہؓ فرماتی ہیں، "آپؐ غریبوں کی مدد کرتے تھے، حق کی حمایت کرتے اور لوگوں کے کام آتے تھے۔" آپؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور کبھی امانت میں خیانت نہ فرمائی تھی۔آپؐ وعدے کے پکے اور سچے تھے۔ حضورؐ کی زندگی پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس قدر سادہ تھی۔آپؐ سفید لباس پہننا پسند فرماتے تھے۔نیا لباس ہمیشہ جمعہ کو پہنتے اور اللہ کا شکر ادا فرمایا کرتے تھے۔آپؐ راتوں کو اُٹھ کر عبادت کیا کرتے تھے۔بیماری کی حالت میں بھی آپؐ بیٹھ کر نوافل پڑھا کرتے تھے۔آپؐ خود بھوکے رہتے لیکن مہمان کی پوری طرح تواضع فرماتے۔آپؐ ہمیشہ بچوں، بوڑھوں، غریبوں اور مسکینوں سے پیار و محبت سے پیش آتے تھے۔آپؐ ہمیشہ سلام میں پہل کرتے۔

اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ مسلمان اپنی زندگیوں کو آپؐ کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالیں اور ان طریقوں کو اپنائیں جو حضورؐ نے اپنی اُمت کو سکھائے اور جن پر خود عمل کر کے ایک پاکیزہ اور بلند نمونہ قائم کیا۔

مضمون: صداقت

اشارات:

- صداقت کے معنی
- اسلام میں صداقت کی اہمیت
- حضرت محمدؐ کی زندگی

صداقت کے معنی سچائی کے ہیں اور سچ بولنا ایک خوبصورت عادت ہے اور یہ عادت انسان کو راہِ مستقیم پر چلنے کا سبق دیتی ہے۔ سچ بولنے سے انسان کو خوشی اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ اسے کسی بات کا خوف نہیں ہوتا سچ بولنے والا کسی کو دھوکا نہیں دیتا اور نہ ہی خود دھوکا کھانا پسند کرتا ہے۔ سچ بولنے والے کو صادق کہتے ہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ صادق اچھے کردار اور اچھی سیرت کا مالک ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام ہمیں سچ بولنے کی تعلیم دیتا ہے اور جھوٹ بولنے سے منع کرتا ہے۔ جھوٹ ایک برائی ہے جبکہ صداقت نیکی ہے۔ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹے آدمی کی معاشرے میں کوئی عزت نہیں ہے۔ سچ بولنا خدا کے نزدیک بہت بڑی نیکی ہے۔ سچ بولنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ انسان کے اخلاق کا دار و مدار اس کی صداقت پر ہوتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپؐ ہمیشہ سچ بولتے اور لوگوں کو بھی سچ بولنے کی تلقین کرتے تھے۔ کفارِ مکہ نے حضورؐ کو بے شمار اذیتیں دیں مگر آپؐ نے کبھی بھی سچائی کا دامن نہیں چھوڑا۔ لوگوں کو سچ بولنے کی تعلیم دیتے رہے۔ آپؐ کی سچائی اس قدر مشہور تھی کہ لوگ آپؐ کی ہر بات سچ مان لیتے تھے یہی وجہ تھی کہ حضرت محمدؐ اپنے دشمنوں میں صادق اور امین کے ناموں سے مشہور تھے۔ الغرض اس دنیا میں جو بھی سچ بولتا ہے اسے سب عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، جو جھوٹ بولتا ہے اسکی کوئی عزت نہیں کرتا۔ بقول علّامہ اقبال:

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا ؎
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

مضمون: تندرستی ہزار نعمت ہے

اشارات:

• صحت بڑی نعمت • بیمار اور تندرست انسان میں فرق • حفظانِ صحت کے اصول

صحت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی شے نہیں کر سکتی۔ جو لوگ اس نعمت سے مالا مال ہیں وہی دنیا میں خوش اور کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں کیونکہ:

"صحت مند جسم میں صحت مند دماغ ہوتا ہے۔"

صحت کی قدر کا اندازہ انسان کو اس وقت ہوتا ہے جب وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ بیمار اور صحت مند انسان میں زمین اور آسمان کا فرق ہوتا ہے کیونکہ صحت مند انسان اپنے کام میں مصروف اور خوش رہتا ہے۔ وہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا ہے کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ جب کہ بیمار شخص کے لیے زندگی وبالِ جان بن جاتی ہے۔ بیماری کے سبب وہ اداس رہتا ہے اور کسی کام میں اس کا جی نہیں لگتا یہی وجہ ہے کہ کامیابی بھی اس سے دور بھاگتی ہے۔

ذہنی اور جسمانی طور پر تندرست رہنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان حفظانِ صحت کے اصولوں سے بخوبی واقف ہو اور ان پر عمل کرے لہٰذا: "انسان کو تندرست رہنے کے لیے روزانہ سیر اور ورزش کرنی چاہیے۔ روزانہ دانتوں کی صفائی کرنا بہت ضروری ہے۔ روزانہ نہانا اور صاف ستھرا لباس پہننا چاہیے۔ اپنے ارد گرد کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ پانی ابال کر پینا چاہیے۔ مرغن اور مصالحے دار غذا سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ہاتھ دھو کر کھانا کھانے کے لیے بیٹھنا چاہیے۔ رات کو جلدی سونا اور صبح جلدی اٹھنا چاہیے۔"

حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کرنے سے ہی ہم ایک صحت مند اور کامیاب معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔

مضمون: آدابِ معاشرت

اشارات:

• آدابِ معاشرت سے مراد • معاشرے میں رہنے کے آداب • آدابِ معاشرت کا تقاضا

آداب ادب کی جمع ہے اس کے معنی ہیں طور طریقے۔ یوں آدابِ معاشرت سے مراد معاشرے میں رہنے کے طور طریقے ہیں۔ ہم گھر پر ہوں یا اسکول میں، بازار میں ہوں یا دفتر میں، کسی تقریب میں ہوں یا سیر گاہ میں، غرض ہر جگہ ہمیں معاشرتی آداب کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے والدین اور اساتذہ ہمیں بچپن سے ہی آدابِ معاشرت کی تعلیم دیتے ہیں۔

معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کا ادب و احترام کرنا ضروری ہے۔ کوئی کسی مذہب، رنگ یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، وہ کوئی بھی زبان بولتا ہو اس کا تعلق کسی بھی پیشے سے ہو، امیر ہو یا غریب، اس کے ساتھ احترام سے پیش آنا ضروری ہے۔ معاشرے میں سب کو ہمیشہ سچ بولنا چاہیے اور جھوٹ سے گریز کرنا چاہیے۔ فضول اور بے معنی گفتگو نہ کی جائے۔ نرمی سے بات کی جائے۔ اگر غلطی ہو جائے تو اس پر شرمندہ ہونا چاہیے اور معافی مانگنا چاہیے۔ غرور و تکبر سے دور رہنا ضروری ہے۔ دوسروں کے بارے میں ہمیشہ مثبت سوچ رکھیں۔ بدگمانی سے بچیں۔

آدابِ معاشرت کا تقاضا ہے کہ اگر کوئی بھائی دکھ میں مبتلا ہو تو اس کے درد کو محسوس کیا جائے اور اس کے غم کو بانٹنے کی کوشش کی جائے۔ جب کسی کو بلانا ہو تو اس کا پورا نام لے کر پکاریں کسی کا نام نہ بگاڑیں۔ غیبت نہ کریں۔ اس سے معاشرے میں بے چینی اور افراتفری پھیلتی ہے۔ گھر اپنا ہو یا کسی کا بغیر اجازت داخل ہونا جائز نہیں۔ والدین، رشتہ داروں اور اساتذہ کرام کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنا فرض ہے۔ اگر ہم ان معاشرتی آداب پر دل و جان سے عمل کریں تو ہر کوئی سکون سے زندگی گزارے گا اور اس سے ہمارا معاشرہ اور ملک ترقی کرے گا۔

مضمون: عیدالفطر

اشارات:

- عید کے معنی • عید کی تیاریاں • تقریبات

عید کے معنی خوشی، مسرت اور فطر کے معنی روزہ کھولنے کے ہیں۔اس لحاظ سے عیدالفطر اس عید کو کہتے ہیں جو رمضان کے روزے ختم ہونے کی خوشی میں شوال کی پہلی تاریخ کو مناتے ہیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ دو اہم اور مشہور اسلامی تہوار ہیں جو ہر سال مسلمان شان و شوکت کے ساتھ مناتے ہیں۔

جب رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ گزر جاتا ہے تو عید کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ بازاروں میں خریداری شروع ہو جاتی ہے۔ رشتہ داروں اور دوستوں کو عید کارڈ بھیجنے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ آخری روزہ کھولتے ہی چھوٹے، بڑے اپنے اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ جاتے ہیں اور ہلال عید کی تلاش میں بار بار آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ چاند نظر آتے ہی ہر طرف سے عید مبارک کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ لوگ دعائیں مانگتے ہیں کہ ان کی عبادتیں قبول ہوں اور آنے والا مہینہ رحمتوں کا پیغام لائے۔ شام کے بعد عید کا اعلان ہوتے ہی بازاروں میں بڑی چہل پہل اور گہما گہمی شروع ہو جاتی ہے۔ بچیاں ہاتھوں پر مہندی لگانے میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ عید کے انتظار میں رات بڑی بے چینی سے گزرتی ہے۔ اگلے روز فجر کی نماز کے ساتھ ہی لوگ جاگ جاتے ہیں۔ نمازِ فجر ادا کرتے ہیں، نہاتے دھوتے ہیں اور نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ گھروں میں عید کے پکوان بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ سوئیاں، حلوہ، شیر خرمہ یا کوئی بھی میٹھی چیز لوگ ضرور بناتے ہیں۔ عید کے دن میٹھی چیز کھانا سنتِ رسولؐ ہے۔

لوگوں کے عید گاہ جانے کا منظر بھی بڑا حسین ہوتا ہے۔ رنگ برنگے اور زرق برق لباس عجیب بہار دیتے ہیں۔ نمازی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دیتے ہیں۔ پھر بچے بزرگوں سے عید کی نماز کے بعد عیدی وصول کرتے ہیں۔ اس طرح عید ہمیں اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتی ہے۔ عید کی نماز کے بعد عید کی تقریبات شروع ہوتی ہیں۔ مٹھائی کی دکانوں پر رش قابلِ دید ہوتا ہے۔ ہر گھر خوشی اور مسرت کا گہوارہ ہوتا ہے۔ خوشی اور میل ملاقات کا یہ سلسلہ شام تک جاری رہتا ہے۔